اہلسنت ہی جنتی فرقہ ہے۔

اہلسنت کے عقائد کا ثبوت قرآن واحادیث کی روشنی میں۔

سنّی عقائد



مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت

مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی

www.FaizAhmedOwaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَحۡمَۃً لِّلۡعَالَمِیۡنَ صلی اللہ علیہ وسلم

سُنی عقائد

از

شمس المصنفین ،فقیہ الوقت ،فیضِ ملّت ،مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَحۡدَهٗ وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مِنۡ لَا نَبِيَّ بَعۡدَهٗ

اما بعد! آخرت میں نجات صرف اورصرف عقائد صحیحہ سے ہوگی اعمالِ صالحہ نہ بھی ہوں تب بھی عقائد صحیحہ کی وجہ سے نجات ممکن ہے۔ اگر عقیدہ میں گڑبڑ ہوگی تو اعمال صالحہ پہاڑوں کے برابر ہوں تب بھی کام نہ آئیں گے۔اس کی تحقیق وتفصیل فقیر نے کتاب ''نجات کا مدار عقائد صحیحہ پر'' میں کردی ہے۔ یہاں صرف ایک حدیث شریف پر اکتفا کرتا ہوں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم جنگ حنین میں تھے کہ سید عالم ﷺ نے ایک شخص کلمہ گو کے متعلق فرمایا کہ یہ دوزخی ہے اور جب جنگ شروع ہوئی تو وہ شخص کافروں سے خوب لڑا اور خوب جوہر دکھائے۔ یہ منظر دیکھ کر ایک صحابی نے دربارِ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ جس شخص کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ دوزخی ہے وہ تو اسلام کی طرف سے کافروں کے ساتھ خوب لڑ رہا ہے حتیٰ کہ وہ زخموں سے چُور ہو چکا ہے۔ یہ سن کر فرمایا ہاں خبردار بے شک وہ دوزخی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سن کر قریب تھا کہ کچھ لوگ شک وشبہ میں مبتلا ہو جاتے اسی اثناء میں شخص مذکور کو جب زخموں کی تکلیف زیادہ ہوئی تو اس نے خودکشی کر لی اور حرام موت مر گیا (خدا اگر کسی کلمہ گو مسلمان نے بدبختی سے کی تو وہ کافر نہیں فاسق وفاجر ہے اگر وہ خودکشی کی وجہ سے جہنم میں جائے بھی تب بھی کافروں کی طرح دائمی طور جہنم میں نہ رہے گا اس کی نجات ممکن ہے اسی لئے خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے لیکن کوئی عام غیر معروف نماز پڑھائے تو خودکشی کرنے والوں کی حوصلہ شکنی ہو۔ جس کا ذکر حدیث شریف میں ہے وہ منافق کافر تھا اس لئے اس پر دوسرے مسلمانوں خودکشی کرنے والوں کا قیاس نہ کیا جائے۔ اُویسی غفرلہ) یہ دیکھ کر لوگ ڈرے اور دربارِ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات کو درست ثابت کر دیا۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا، ''يَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَإِنَّ اللَّهَ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ''

(صحيح البخاری، كتاب القدر، باب العمل بالخواتيم، الجزء ٢٠، الصفحة ٧٣، الحديث ٦١١٦)

یعنی اے بلال اُٹھ اور اعلان کردے کہ جنت میں وہی جاسکتا ہے جو ایمان والا ہو اور اللہ تعالیٰ دین کی امداد وتائید فاسق و فاجر سے بھی کرا دیتا ہے۔

اس حدیث پاک سے بھی ثابت ہوا کہ ہر کلمہ گو جنت کا حقدار نہیں ہے بلکہ جنت کا حقدار وہی ہے جس کا عقیدہ صحیح ہو۔

یادررہے کہ یہ شخص جو جنگ میں خوب لڑ کر مرا یہ دراصل منافق تھا۔(عینی وفتح الباری)اسی لئے جہنم کا ایندھن بنا اگر چہ جہاد جیسی افضل العبادات کرتے مرا لیکن چونکہ منافق تھا اس لئے جہنم رسید ہوا۔

عقائد صحیحہ کی تلاش: لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ عقائد صحیحہ کی تلاش کیسے اور کہاں؟ جبکہ دورِ حاضر میں ٹڈی دل مذاہب اسلام کی بہتات ہے سو اس کے لئے عرض ہے کہ مذاہب کی بہتات بھی درحقیقت ہمارے نبی پاک، شہ لولاک ﷺ کا معجزہ ہے جس کی صدیوں پہلے آپ نے ان مذاہب کی بہتات کی عینی خبر دی تھی اور اس کے ساتھ ہی یہ تصریح بھی فرمائی کہ ان مذہبوں میں حق اور صحیح مذہب کون سا ہے؟ چنانچہ حدیث پاک ملاحظہ ہو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي

(سنن الترمذی، کتاب الإیمان، باب ما جاء فی افتراق هذه الأمة، الجزء۹، الصفحة۲۳۵، الحدیث۲۵۶۰)

وفی روایة احمد وابی داؤد ثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ

(سنن أبی داود، کتاب السنة، باب شرح السنة، الجزء۱۲، الصفحة۱۹۶، الحدیث۳۹۸۱)

یعنی بے شک بنی اسرائیل کے ۷۲ فرقے ہو گئے تھے اور میری امت کے ۷۳ گروہ ہو جائیں گے جن میں سے ۷۲ گروہ دوزخی ہوں گے اور ایک جنتی ہوگا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ ایک یعنی جنتی گروہ کون ہے؟ فرمایا جنتی گروہ وہ ہے جو میرے اور میرے صحابہ کرام کے طریقے پر ہوگا۔

فائدہ: حدیث شریف میں ۷۳ فرقوں کا ذکر فرما کر صاف لفظوں میں بتایا کہ ان میں سے ایک فرقہ نجات یافتہ ہوگا اس فرقہ کا نام اہل سنت و جماعت۔ یہی فرقہ حق پر ہے باقی تمام فرقے گمراہ اور جہنمی ہیں چنانچہ پیرانِ پیر، دستگیر حضور غوث الاعظم جیلانی قدس سرہ نے ان ۷۳ فرقوں کی تقسیم یوں فرمائی۔ ان ۷۳ فرقوں کے اصل دس فرقے ہیں

(۱)اہل سنت (۲)خوارج (۳)شیعہ (۴)معتزلہ (۵)مرجیہ (۶)مشبہ (۷)جہمیہ

(۸)ضراریہ (۹)نجاریہ (۱۰)کلابیہ

پس ایک سنت کا ایک ہی فرقہ ہے اور خارجیوں کے پندرہ فرقے ہیں۔ معتزلہ کے چھ، مرجیہ کے بارہ، شیعہ کے بتیس فرقے ہیں جن کی نبی غیب دان ﷺ نے خبر دی ہے۔

وأما الفرقة الناجية، فهي أهل السنة والجماعة۔(غنیۃ الطالبین، صفحہ۱۹۲)

یعنی اور لیکن نجات پانے والا فرقہ (ناجیہ) اہل سنت و جماعت ہے۔

شیخ المحدثین شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ ۷۳فرقوں کی تقسیم اس طرح کرتے ہیں ''معتزلہ، شیعہ، خوارج، مرجیہ، نجاریہ، جبریہ، مشبہ اور ناجیہ''

بعد ازاں معتزله رابیست فرقه ساختند وشیعه را بیست دو وخوارج بیست ومرجیه را پنج و نجاریه راسه و جبریه ومشبه را تفریق نکرده و فرقه ناجیه اهل سنت وجماعت اند ومجموع هفتا دوسه فرقه شد۔

(اشعة اللمعات فارسی، جلداول ، صفحه ١٤٠ مطبوعه نولکشورا)

یعنی اس کے بعد معتزلہ سے بیس فرقے اور شیعہ سے بائیس، خوارج سے بیس، مرجیہ سے پانچ، نجاریہ سے تین، جبریہ اور مشبہ سے کوئی فرقہ نہیں اور ناجی (نجات پانے والا) فرقہ اہل سنت و جماعت ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ تا قیامت کتنے ہی فرقے بڑھتے چلے جائیں حقانیت اور ہدایت اہل سنت کے پاس رہے گی۔فقیر نے اس موضوع پر ایک مستقل کتاب لکھی ہے بنام ''الشافية فی الفرقة الناجيه'' اس سے تلخیص کرکے چند حوالہ جات پیش کرتا ہوں۔

(۱) حضرت شیخ ابوشکور سالمی معاصر سیدنا داتا گنج بخش لاہور قدس سرہ نے فرمایا، ''**روى عن النبى صلی اللہ علیہ وسلم انه قال ستفترق امتى من بعدى ثلثة وسبعين فرقة كلهم فى النار الا واحدة وهى اهل السنة و الجماعة۔**''

(تمهيد ابى شكور سالمى، صفحه ٧٣)

یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میرے بعد میری امت کے ۷۳ گروہ ہوجائیں گے ایک کے سوا سب کے سب دوزخی ہوں گے اور وہ ایک گروہ اہل سنت و جماعت ہے۔

(۲) حضرت ملا علی قاری اسی حدیث پاک کو بیان کرکے فرماتے ہیں، ''**فَلَا شَكَّ وَلَا رَيْبَ أَنَّهُمْ هُمْ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ۔**''

(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب الإيمان،باب الاعتصام بالكتاب و السنة،الجزء ١، الصفحة ٢٥٩،دارالفكر)

یعنی اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اہل سنت و جماعت ہی جنتی گروہ ہے۔

(۳) امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ''**فرض نخسحين بر عقلا تصحيح عقائد است بموجب ازائے صائبه اهل سنت و جماعة شكر الله سعيهم كه فرقه ناجيه اند۔**'' (دفتر اول ، مكتوب ٢٦٦)

یعنی ہر ذی عقل پر سب سے پہلا فرض یہ ہے اپنے عقائد اہل سنت و جماعت کے اعتقادات کے موافق رکھے کیونکہ

آخرت میں نجات پانے والا یہی گروہ ہے۔

(۴) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے فرمایا ''حاصلِ کلام یہ ہے کہ نجات کا راستہ اقوال میں، افعال میں، اصول میں، فروع میں اہل سنت و جماعت کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے کیونکہ یہی جنتی گروہ ہے اور اہل سنت و جماعت کے سوا جتنے گروہ ہیں وہ ہلاکت کے کنارے پر ہیں۔ آج اس کو کوئی جانے یا نہ جانے لیکن کل قیامت کے دن ہر شخص جان لے گا مگر اس وقت کا جان لینا کام نہ آئے گا۔ یا اللہ! ہمیں بیدار کر اس سے پہلے کہ ہمیں موت بیدار کرے۔''

(مکتوب نمبر ٦٤، جلداول)

(۵) حضور امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے فرمایا ''شیخ اپنے مرید کو اس بات کی نصیحت کرے کہ عقائد کو نجات پانے والے گروہ یعنی اہل سنت و جماعت کی رائے کے موافق صحیح کرے اور اس بات کی تاکید کرے کہ وہ فقہ کے ضروری احکام سیکھ کر ان پر عمل کرے کیونکہ اس راہ میں بغیر ان دو بازوؤں یعنی اعتقاد و عمل کے اڑنا محال ہے۔''

(مبدا و معاد صفحہ ۹)

(٦) نیز حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے فرمایا ''اصل مقصد یہ ہے کہ ہمیں عقائد اہل سنت و جماعت عطا ہوئے ہیں اس دولت کے ہوتے ہوئے اگر ہمیں احوال و مواجید عطا کیے جائیں تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور اگر یہ احوال و مواجید نہ بھی ملیں تو ہم عقائد اہل سنت و جماعت کو کافی جانتے ہیں کیونکہ جب یہ دولت ہے تو سب کچھ ہے ورنہ کچھ بھی نہیں کیونکہ وہ احوال و مواجید جو بغیر عقیدۂ اہل سنت و جماعت کے ہوں ہم اسے استدراج اور سراسر خرابی جانتے ہیں۔''

(مکتوب نمبر ٦٧، جلد دوم)

(۷) سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ''تقویٰ کے لئے اہل سنت و جماعت کے عقائد کے مطابق عقیدہ رکھنے کے سوا چارہ نہیں تاکہ آخرت کی کامیابی اور نجات حاصل ہو اور اہل سنت و جماعت کے خلاف عقیدہ رکھنا زہر قاتل ہے جو کہ ہمیشہ کی موت اور دائمی عذاب کا سبب ہے۔ عمل میں کوتاہی ہو تو نجات کی امید کی جاسکتی ہے لیکن اگر عقیدہ میں کوتاہی ہو تو بخشش کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔'' (مکتوب نمبر ۱۷، جلد دوم)

(۸) سیدنا امام ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ''عقلمندوں پر پہلا فرض یہ ہے کہ اہل سنت و جماعت کے مطابق اپنے عقیدے درست کریں کہ اہل سنت و جماعت ہی جنتی گروہ ہے۔'' (مکتوب نمبر ۲٦٦، جلد اول)

(۹) سیدی و سندی امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ''شریعت کے دو جز ہیں عقیدہ اور عمل۔ عقائد دین کے اصول ہیں اور اعمال فرع، جس کے عقائد درست نہیں وہ نجات نہیں پاسکتا اور اس کے حق میں عذابِ الٰہی سے

(۱۵)عارف باللہ حضرت شیخ اسماعیل حقی رحمہ اللہ تعالیٰ" تفسیر روح البیان" میں فرماتے ہیں ہمارے شیخ مکرم پیرو مرشد روح اللہ روحہ نے اپنے وصال سے ایک دن پہلے اپنے متوسلین مریدین کو بلا کر فرمایا سن لو! کہ میرے پاس دنیا کا کوئی مال نہیں ہے کہ میں اس کے متعلق کوئی وصیت کروں۔

ولکنی علی مذهب أهل السنة و الجماعة شريعة و طريقة و معرفة و حقيقة فاعرفونی هكذا و اشهدوا لی بهذا فی الدنيا و الآخرة فهذا وصيتی

(تفسیرروح البیان،سورة النحل ، جلد٥، صفحه ١٠١،دار إحياء التراث العربی)

یعنی لیکن شریعت وطریقت معرفت وحقیقت ہر اعتبار سے میں اہل سنت و جماعت کے مذہب پر ہوں مجھے ایسے ہی پہچانو اور میرے لئے دنیاو آخرت میں اسی بات کے گواہ ہو جاؤ بس یہی میری وصیت ہے۔

(۱۶) شیخ الاسلام حضرت خواجہ بہاؤالحق زکریا ملتانی قدس سرہ نے فرمایا" جو میرے سلسلہ میں شامل ہوں گے وہ سب کے سب میری ضمانت میں ہیں اور فرمایا سلسلہ سے مراد قرآن وسنت کی پیروی، اقوالِ مجتہدین، اجماع صحابہ کرام اور اہل سنت و جماعت کی پیروی ہے۔" (خلاصۃ العارفین، صفحہ ۴۸)

(۱۷) حضرت خواجہ نور محمد صاحب بدایونی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے خلیفہ حضرت مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو نصیحت فرمائی" عقیدۂ اہل سنت و جماعت کو لازم پکڑو۔" (حالاتِ مشائخ نقشبندیہ، صفحہ ۲۷۸)

(۱۸) حضرت خواجہ عبدالعزیز دباغ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، "انه لا يفتح على العبد الا اذا كان علىٰ عقيدة اهل السنة و الجماعة وليس لله ولی علىٰ عقيدة غيرهم ولو كان عليها قبل الفتح لوحب عليه ان يتوب بعد الفتح ويرجع الىٰ عقيدة اهل السنة ۔" (الابریز، صفحہ ۲۴)

یعنی فرمایا کسی انسان کے لئے ولایت کا دروازہ نہیں کھل سکتا جب تک کہ وہ اہل سنت و جماعت کے عقیدہ پر نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کا کوئی ولی ولایت میں قدم رکھنے سے پہلے اہل سنت و جماعت کے خلاف ہو تو ولایت کا دروازہ کھلنے کے بعد اس پر واجب ہوگا کہ وہ اس عقیدہ سے توبہ کرے اور اہل سنت و جماعت کے عقیدہ کی طرف لوٹے۔

(۱۹) علامہ اسماعیل بن ابراہیم نے حاکم ابو احمد حاکم رحمہ اللہ کو بعد وصال خواب میں دیکھا اور پوچھا

أی الفِرَق أكثر نجاة عندكم؟ فقال :أهل السنة۔

(شرح الصدور،صفحه ٣٨٠،دار الرشيد دمشق ، بيروت)

یعنی کون سا فرقہ اکثر نجات پانے والا ہے؟ تو فرمایا اہل سنت!

(۲۰) مخدوم الاولیاء حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ نے فرمایا" ہمارے طریقے کا دارومدار تین باتوں پر ہے (۱) اہل

سنت و جماعت کے عقائد پر ثابت قدم رہنا (۲) دوام آ گاہی (۳) عبادت۔لہٰذا اگر کسی شخص کی ان چیزوں میں کسی ایک میں خلل آجائے تو وہ ہمارے طریقے سے خارج ہو جاتا ہے۔‘‘

(۲۱) حضرت مرزا جانِ جاناں قدس سرہ نے فرمایا ’’عقیدۂ اہل سنت و جماعت کا ملتزم ہوکر حدیث وفقہ سیکھنا چاہیے۔‘‘ (حالاتِ مشائخ نقشبندیہ،صفحہ۲۹۳)

نـــــوٹ: یہ فرمودات ان ہستیوں کے ہیں جن پر پورے عالم اسلام کو اعتماد ہے۔تمام سلاسل (قادریہ، چشتیہ،نقشبندیہ، سہروردیہ) کے مشائخ ،اولیاء کرام ،تمام مذاہب کے علماء کرام (حنفی ،شافعی ،مالکی ،حنبلی) اہل سنت سے وابستگی کا حکم فرمارہے ہیں آخر میں ایک ایسی شخصیت کی وصیت لکھ دوں جس پر جدت پسند نئی پود کو اعتماد ہے۔

’’ڈاکٹر اقبال مرحوم نے اپنے بیٹے جاوید اقبال کو نصیحت کی کہ اہل سنت و جماعت کے ساتھ وابستہ رہیں اور اہل بیت سے محبت کرنا اپنا شعارِ زندگی بنائے رکھنا۔‘‘ (نوائے وقت،۲۲ ذوالحجہ۱۴۰۲ھ بمطابق ۱۰ اکتوبر۱۹۸۲ء م ش کی ڈائری)

ہم نے عوام کو اہل سنت سے وابستگی کے بارے میں کافی اسباب جمع کر کے دیئے ہیں اس کے باوجود اگر کوئی قسمت کا مارا اہل سنت سے نکل کر کسی بد مذہب سے تعلق جوڑتا ہے تو قیامت میں پچھتائے گا جہاں کسی قسم کا پچھتاوا کام نہ آئے گا۔

انہی اہل سنت کے عقائد و مسائل کی تفصیل عرض کر دوں تا کہ زندگی اہل سنت کے عقائد و معمولات پر بسر ہو۔

عقائد توحید: (۱) اللہ تعالیٰ ایک ہے،اس کا کوئی شریک نہیں نہ ذات میں نہ صفات میں نہ افعال میں نہ احکام میں نہ اسماء میں نہ کوئی نبی نہ کوئی ولی۔

(۲) وہ ذات واجب الوجب ہے یعنی ہمیشہ سے ہے،ازلی ہے اور ہمیشہ رہے گا ابدی ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی ذات کا ادراک محال ہے ہاں اجمالاً (مختصر طور پر) فعال کے ذریعہ سے صفات اور صفات کے ذریعہ سے ذات کا علم ہوسکتا ہے۔

(۴) اللہ تعالیٰ ہمارا معبود ہے اس کے سوا اور کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔

(۵) وہ ’’حی و قیوم‘‘ ہے وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ ہی رہے گا اس کی ہستی فنا ہونے والی نہیں۔

(۶) ساری دنیا کو وہی قائم رکھے ہوئے ہے سب اسی کے سہارے چل رہے ہیں لیکن خود اسے کسی سہارے کی ضرورت نہیں۔